بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

ریاست علی بجنوری

حقائق السنن

عالم اسلام کے علمی مرکز دارالعلوم دیوبند کے شہرہ آفاق ماہنامہ دارالعلوم نے اپنے تازہ شمارہ میں ہماری مطبوعہ کتاب حقائق السنن (افادات شیخ الحدیث مدظلہٗ) کا تعارف اپنے ادارتی صفحات میں بطور اداریہ کیا ہے۔ ہم مدیر دارالعلوم مولانا ریاست علی بجنوری کا تحریر کردہ اداریہ بطور مہمان اداریہ شامل کر رہے ہیں۔

(سمیع الحق)

حامداً و مصلیاً! خداوند قدوس کے فضل و کرم سے پچھلی اور موجودہ صدی میں دارالعلوم دیوبند اور اس کے اہم مشرب اہل علم کے زیر سایہ جو علمی، تحقیقی، سیاسی اور مذہبی خدمات جلیلہ انجام پذیر ہوئیں وہ اس حقیقت کا بین ثبوت ہیں کہ ان ایام کیلئے خداوند ذوالجلال نے اس سرزمین کو علم و فن کا مرکز تقل بنا دیا ہے۔ اور یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت عالم اسلام میں جہاں بھی دین کا کوئی چراغ روشن ہے وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ اسی آفتاب کی ضیا پاشیوں کا رہین منت ہے۔

دیگر علوم و فنون کی طرح علم حدیث بھی علماء دیوبند کی جولان گاہ رہا ہے۔ یہیں کے اکابر اور فضلاء کے ذریعہ حدیث شریف سے متعلق سینکڑوں کتابیں وجود میں آئیں۔ ہزاروں شرحیں تیار ہوئیں اور الحمدللہ کہ اسکی رگِ تاک سے دن بدن ہزاروں بادہ ہائے ناخوردہ کی تیاری کا عمل جاری ہے۔

گماں مبر کہ بہ پایاں رسید کارِ مغاں   ہزار بادۂ ناخوردہ در رگِ تاک است

ابھی چند ماہ پہلے "حقائق السنن" کے نام سے حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ سابق مدرس دارالعلوم دیوبند، بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے درس ترمذی کے امالی کی جلد اوّل بڑی آب و تاب اور بڑی عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ اہل علم کے ہاتھوں میں آئی ہے۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام مجدہم۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا

سید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہٗ کے تلامذہ میں اپنے علم و فضل اور زہد و تقویٰ کی بنیاد پر امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند میں بھی مدرس رہ چکے ہیں۔ اس زمانہ میں حضرت مولانا پر معقولات کا رنگ غالب تھا اور وہ دارالعلوم کے حلقۂ درس میں ایک نامور معقولی تسلیم کئے جاتے تھے۔ تقسیم ہند کے بعد جب راستے مخدوش ہوگئے تو حضرت موصوف نے اپنی مسجد میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع فرما دیا جو مستقبل میں دارالعلوم حقانیہ کے نام سے پاکستان کی ایک مرکزی درس گاہ میں تبدیل ہوگیا۔ وہاں موصوف نے معقولات کی بجائے فقہ و حدیث اور منقولات کو اپنی خدمات کا محور قرار دیا اور دارالعلوم دیوبند کے درسِ حدیث کے طرز و انداز پر اپنی خدمات کا آغاز کیا۔

دارالعلوم دیوبند میں درسِ حدیث کا ایک خاص اسلوب ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح کوفہ کے محدثین، بالخصوص امام اعظم رحمۃ اللہ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تفقہ کی روشنی میں سمجھا ہے بالکل اسی طرح علماءِ دیوبند نے اقوالِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو متقدمین بالخصوص احناف رحمہم اللہ کے اصولِ استنباط کی روشنی میں سمجھا ہے۔ چنانچہ ان حضرات کو کسی روایت کے متروک قرار دینے کی ضرورت شاذ و نادر ہی پیش آتی ہے بلکہ یہ غالب احوال میں اس کے لئے ایسا قابلِ قبول محمل تلاش کر لیتے ہیں کہ بے ساختہ ان کے فقہی اور علمی کمال کا اعتراف ناگزیر ہو جاتا ہے۔

محدثین دارالعلوم میں شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب قدس سرہٗ کے دور تک درس میں اختصار اور جامعیت کا رنگ غالب رہا۔ ان اکابر کے اسباق میں دریائے علم میں غواصی اور گہرائیوں سے آبدار موتیوں کو برآمد کر لینے کی سعی کا احساس ہوتا تھا۔ محدث وقت حضرت علامہ انور صاحب کشمیری قدس سرہٗ کے عہد سے اس طرز میں تبدیلی آئی۔ اختصار کی بجائے تفصیل اور بیان مذاہب کے بعد وجوہ ترجیح کی تفصیل میں وہ رنگ پیدا ہوا کہ دارالحدیث، علومِ حدیث کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر یا پا گھر ہائے علم برسانے والا ابر گہر بار معلوم ہونے لگا۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ کا درسِ حدیث کبھی حضرت شیخ الہند کی غواصی اور